دارالافتاء والارشاد جامعہ دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴

گزارش ہے کہ مورخہ ۲۷ نومبر ۲۰۰۰ء کو آپ حضرات مفتیان دین و علماء کرام سے ایک فتوی طلب کیا تھا۔ جس کا جواب سائلہ کو موصول ہوا۔ فتوی نمبر ۹۳/۵۴ کی عبارت یوں ہے۔

یکمشت ملنے والی پنشن میں بیوہ اور بیٹیاں سب اپنے شرعی حصوں کے اعتبار سے شریک ہیں صرف بیوہ اسکی حقدار نہیں۔ البتہ ماہ بماہ جو پنشن ملتی ہے اس کا حقدار صرف شخص ہوگا جسکو ادارہ متعین کرکے یہ رقم دیگا۔ اس میں دیگر ورثاء شریک نہیں ہونگے۔

دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی کا فتوی نمبر ۱۸۷۰/۳۹ج کی عبارت یوں ہے۔

یہ پنشن اور بینوولنٹ فنڈ چونکہ مرحوم کی ملکیت نہیں ہے بلکہ حکومت کی طرف سے پسماندگان کیلئے ایک قسم کا عطیہ ہے حکومت اپنے قانون کے مطابق جس کو دے۔ اسکی ملکیت ہے۔ دوسروں کو اس سے دینا لازم نہیں ہے۔ لہذا مرحوم کی بیوہ اس پوری پنشن کی جائز حقدار ہے اور اس پر اس رقم کو دوسروں میں تقسیم کرنا بھی لازم نہیں ہے۔

وضاحت طلب بات: یکمشت ملنے والی پنشن اصل میں اس ماہ وار ملنے والی پنشن کا آدھا حصہ ہوتا ہے۔ جو کہ حکومت اڈوانس کاٹ کر اکٹھا کرکے دیتی ہے تاکہ اس سے پنشنر کوئی کاروبار کرے۔ اگر پنشنر چاہئے تو پوری ماہ وار پنشن مکمل لے سکتا ہے۔ ایسی صورت میں یکمشت نہیں ملے گی۔ اصل میں یکمشت اور ماہ وار پنشن ایک ہی چیز ہے یہ دو الگ الگ چیزیں نہیں ہے۔ کہ ایک حصے میں دونوں شریک ہوں اور دوسرا حصہ صرف ایک کا ہو۔ فتوی نمبر ۱ کے مطابق یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ یکمشت پنشن میں تو بیٹیاں شریک ہیں۔ مگر ماہ بماہ پنشن میں نہیں۔ جبکہ یکمشت بھی ماہ بماہ پنشن کا آدھا حصہ ہے۔ اور ساتھ ساتھ ادارہ کو بھی اختیار دیا گیا ہے۔ اور ادارہ تو اپنے قانون کے مطابق بیوہ کو دیتا ہے۔ اور یہ رقم مرحوم کی ملکیت تصور نہیں کرتا مرحوم کی موت کے بعد مرحوم کی یہ رقم اس شخص کو دی جاتی ہے جو کہ مرحوم نے اپنی زندگی میں کسی شخص کا نام درج کرایا ہو۔ سائلہ اس وجہ سے پریشان ہے کہ فتوی نمبر ۱۔ و فتوی نمبر ۲ میں تضاد ہے۔ آپ حضرات سے گزارش ہے کہ سائلہ کو دین متین کے مطابق وضاحت کریں۔ تاکہ سائلہ اس پر عمل کرکے اللہ رب العزت کے سامنے سرخرو ہو جائے۔ (نوٹ) اگر بیوہ شادی کرے یا فوت ہو جائے تو حکومت یہ رقم کسی کو بھی نہیں دیگی بلکہ خزانہ سرکار میں جمع ہوگی ایسی صورت میں تقسیم کا کیا ہوگا

آپ حضرات کی عین نوازش ہوگی

الداعی۔ بیوہ جانان ۔ معرفت ماشاء اللہ بیکری اینڈ جنرل سٹور

کندو داس گلگت

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین درج ذیل مسئلے کے بارے

ایک گورنمنٹ ملازم شخص اپنی سروس کے 25 سال پوری کرنے پنشن لینے سے پہلے ہی وفات پا گیا گورنمنٹ سروس رول کے مطابق سو فیصد حقدار پنشن کا بیوہ کو [crossed out] قرار دیا گیا ہے مرحوم کی پہلی بیوی سے چار بیٹیاں ہیں جو کہ سب شادی شدہ ہیں اور پہلی بیوی بھی فوت ہو چکی ہے نرینہ اولاد نہیں ہے دوسری بیوی زندہ ہے اور اس سے بھی کوئی اولاد نہیں۔ مذکورہ گورنمنٹ رول کے مطابق بیٹیاں اس وقت تک پنشن کی کچھ حصے کا حقدار ہیں وہ شادی شدہ نہ ہوں اور ان کی عمریں 21 سال سے کم ہو۔ شادی کرلی یا ان کی عمریں 21 سال سے ہو گی تو رول کے مطابق وہ پنشن کا حقدار نہیں۔ مذکورہ قانون کے مطابق حکومت کے متعلقہ ادارہ جس میں مرحوم سروس کرتا تھا بیٹیوں کو پنشن دینے سے انکار کیا ہے متعلقہ ادارہ اے جی پی آفس نے بیوہ کو بنول فارم اور فیملی پنشن کا حقدار قرار دے کر پنشن دی ہے۔ مرحوم نے جی پی فنڈ اپنی زندگی میں نکال کر لگوا چکا ہے مرحوم کو کوئی جائیداد نہیں ہے سوائے پنشن کی۔

کیا ازروئے شرع میں اکیلی بیوہ حقدار ہوگی۔ یا بیٹیوں کو بھی اس میں سے حصہ ملیگا۔ مرحوم نے اپنی زندگی میں [crossed out] اپنی جائیداد بیٹیوں میں تقسیم کر چکا ہے مرحوم کے والدین بھی نہیں ہیں۔ اپنا مکان بھی نہیں تھا۔ کرایے کے مکان میں رہتا تھا۔ بیوہ کے پاس سوائے پنشن کے اور کچھ بھی نہیں ہے اور بیوہ عمر کے لحاظ سے شادی کرنے کے قابل بھی نہیں رہی۔

فقط بیوہ جانان معرفت ماشاء اللہ بنگش

جانان

ایڈریس جنڈول [illegible]

تاریخ 27/11/2016

(جواب پشت پر ہے)

رجسٹر نقل فتاوی جامعہ دارالعلوم کراچی

عنوان	تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاوی	نمبر

الجواب حامداً ومصلیاً

یکمشت ملنے والی پنشن میں بیوہ اور بیٹیاں سب اپنے شرعی حصوں کے اعتبار سے شریک ہیں، صرف بیوہ اسکی حقدار نہیں۔ البتہ ماہ بماہ جو پنشن ملتی ہے اسکا حقدار صرف وہی شخص ہوگا، جسکو ادارہ متعین کرکے یہ رقم دیگا، اسمیں دیگر ورثاء شریک نہیں ہونگے۔ رہی یہ بات کہ ہر ایک کو اسمیں سے کتنا حصہ ملیگا، اسکا جواب اس بات پر موقوف ہے کہ یہ وضاحت کی جائے کہ مرحوم کے بھائیوں بھتیجوں یا چچاؤں یا انکی لڑکوں اولاد میں سے کوئی موجود ہے یا نہیں اگر ہے تو کون ہے اور کتنے ہیں؟ واللہ تعالیٰ اعلم

عصمت اللہ عصمہ اللہ
دار الافتاء دار العلوم
کراچی ۱۴
۲۳/۹/۲۱ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۲۶-۹-۱۴۲۱ھ

دار الافتاء فتوی نمبر ۹۳/۵۲ مورخہ — جامعہ دار العلوم کراچی

نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

اور کسی [illegible] پنشن کی بابت میں مفصل اور مدلل جواب

دار الافتاء دار الارشاد ناظم آباد نمبر ۱ کراچی

نومبر ۱۲۷ / ۲۹۲

کیا فرماتے ہیں علماء دین حق و مفتیان شرع متین درج ذیل مسئلے کا

ایک گورنمنٹ ملازم شخص اپنی سروس کے 25 سال پوری کرکے پنشن لینے سے قبل وفات پا گیا اب گورنمنٹ سروس رول کے مطابق سو فیصد حقدار پنشن کا بیوہ کو قرار دیا گیا ہے مرحوم کی پہلی بیوی سے چار بیٹیاں ہیں اور سب شادی شدہ ہیں اور پہلی بیوی (اپنی) فوت ہو چکی ہے جو دوسری بیوی زندہ ہے مگر اولاد نہیں ہے۔ جو گورنمنٹ رول کے مطابق بیٹیاں اس وقت تک پنشن کی حقدار ہونگی کہ جب تک شادی شدہ نہ ہوں اور جو انکی عمریں ۲۱ سال سے کم ہوں شادی کر لی یا انکی عمریں ۲۱ سال ہوگی تو گورنمنٹ سروس رول کے مطابق پنشن کی حقدار نہیں

رجسٹر نقل فتاوی جامعہ دار العلوم کراچی

عنوان	تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ	تاریخ	فتوی نمبر

مذکورہ قانون کے مطابق حکومت کے متعلقہ ادارہ جس میں مرحوم سروس
کرتا تھا بیٹیوں کو پنشن دینے سے انکار کیا ہے۔ متعلقہ ادارہ کے ای پاکستان نے
بینوولنٹ فنڈ اور فیملی پنشن کا حقدار بیوہ کو قرار دیا ہے اور پنشن دی ہے۔
مرحوم جی پی فنڈ اپنی زندگی میں نکال خرچ کر چکا ہے۔ مزید کوئی موروثی جائیداد
نہیں سوائے پنشن کے۔ مرحوم نے اپنی موروثی جائیداد اپنی زندگی میں بیٹیوں
میں تقسیم کر دیا ہے۔ مرحوم کے والدین بھی نہیں ہیں اپنا مکان بھی نہیں تھا۔
کرائے کے مکان میں رہتا تھا۔ بیوہ کے پاس سوائے پنشن کے اور کچھ بھی نہیں ہے
عمر کی لحاظ سے شادی بھی نہیں کر سکتی۔ مرحوم نے اپنی زندگی میں کچھ [illegible] بہن زوجہ ثانی
دیا اور [illegible] شرع میں بھی بیوہ حقدار ہوگی یا بیٹیوں کو بھی پنشن آدھا تقسیم کر دیں گے

فقط بیوہ [illegible]

عرضداشت فاطمہ [illegible]

[illegible] 27/11/2000

الجواب باسم ملہم الصواب

یہ پنشن اور بینوولنٹ فنڈ چونکہ مرحوم کی ملکیت نہیں ہے بلکہ حکومت کی طرف سے پسماندگان کے لیے ایک قسم کا عطیہ ہے، حکومت اپنے قانون کے مطابق جس کو دے اسی کی ملکیت ہے دوسروں کو اس میں سے دینا لازم نہیں ہے۔ لہٰذا بیوہ اس پوری پنشن وغیرہ کی جائز حقدار ہے اور اس پر اس رقم کو مرحوم کی دوسروں میں تقسیم کرنا بھی لازم نہیں ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

محمد زکریا

دار الافتاء والارشاد، ناظم آباد، کراچی

۱۳ / ۱۱ / ۱۴۲۱ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء والارشاد کراچی
۱۳ / ذیقعدہ ۱۴۲۱ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء والارشاد
۱۳ / ذیقعدہ ۱۴۲۱ھ

دار الافتاء والارشاد

الجواب حامداً ومصلّیاً

اس موضوع پر تحریر شدہ کتابوں، رسالوں اور قانونی فیصلوں کی مراجعت سے جو بات سامنے آتی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

پنشن اور گریجویٹی فنڈ میں ملازم کی تنخواہ سے کوئی کٹوتی نہیں ہوتی، جس طرح کہ پراویڈنٹ فنڈ میں ہوتی ہے، بلکہ پنشن یا گریجویٹی کی رقم ملازم کو اس کی خدمت کے اعتراف کے طور پر ریٹائرمنٹ یا موت کی صورت میں دی جاتی ہے، جس کے مختلف قواعد اور ضوابط مقرر ہیں، ملازم جب ریٹائرڈ ہو جاتا ہے یا دوران ملازمت اس کا انتقال ہو جاتا ہے، تو اس کی تنخواہ، گرانی الاؤنس اور مدت ملازمت کو ادارہ سامنے رکھ کر قواعد مقررہ کی روشنی میں ایک خاص تناسب سے ملازم کو دینے کے لئے کچھ رقموں کا تعین کرتا ہے، جن میں سے بعض رقموں کا وہ اپنی زندگی میں قانوناً مطالبہ کرسکتا ہے، اور بعض کا مطالبہ نہیں کرسکتا، بلکہ وہ اس کے مرنے کے بعد اس کے اہل خاندان کو دی جاتی ہیں، ان میں سے کچھ رقم یکمشت ملازم کو ریٹائرمنٹ پر یا اس کی موت کی صورت میں اس کے پسماندگان کو مل جاتی ہے، یہ گریجوٹی ہے اور کچھ ایک خاص تناسب سے ملازم ماہانہ ادائیگی کے طور پر وصول کرنے کا حقدار ہوتا ہے۔ یہ پنشن ہے، اور کچھ رقم ملازم کے مرنے کے بعد اسکے اہل خاندان کو یکمشت دی جاتی ہے، وہ ''ڈیتھ گریجویٹی'' ہے، اور کچھ ماہانہ حساب سے دی جاتی ہے، یہ ''فیملی پنشن'' ہے۔

اس سے واضح ہوا کہ گریجویٹی اور پنشن کی دو صورتیں ہیں:

۱۔ گریجویٹی ملازم کی زندگی ہی میں شرائط ملازمت کے تحت اس کا حق بن گئی ہو، جس کا وہ اپنی زندگی میں لازماً مطالبہ کرسکتا ہو، یا پنشن ملازم کی زندگی میں واجب الاداء ہو چکی ہو، جسکا وہ لازماً مطالبہ کرسکتا ہو۔

۲۔ گریجویٹی ملازم کی زندگی میں ایسا حق نہیں تھی، یا پنشن زندگی میں واجب الاداء نہیں ہوئی تھی جس کا ملازم لازماً مطالبہ کرسکتا ہو۔

پنشن اور گریجویٹی کی اس حقیقت اور اقسام جاننے کے بعد ''قابل وراثت ترکہ'' کی حقیقت جاننا ضروری ہے، چنانچہ بینوولنٹ فنڈ اور گروپ انشورنس کی بابت ایک فیصلہ سے متعلق حضرت مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ تعالی نے طویل بحث کے بعد ''قابل وراثت ترکہ'' کا جو خلاصہ بیان فرمایا ہے، وہ یہ ہے:

''خلاصہ یہ کہ قرآن وسنت کے ارشادات اور فقہاء کرام کی تصریحات کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کسی مرنے والے کے قابل وراثت ترکے میں بنیادی اہمیت اس بات کو ہے کہ، وہ یا تو کوئی ایسا مال

جاری۔۔۔

ہو جو مرتے وقت اس کی ملکیت میں تھا، یا مرحوم کا کوئی ایسا مالی حق ہو جو اس کی زندگی میں واجب الاداء ہو گیا ہو، اور وہ اپنی زندگی میں کسی وقت اس کا لازمی طور پر مطالبہ کرسکتا ہو، الخ'' (عدالتی فیصلے ۲:۲۱۰)

پنشن اور گریچویٹی کو اگر مذکورہ اصول پر منطبق کیا جائے، تو پنشن اور گریچویٹی کی پہلی صورت ''قابل وراثت ترکہ'' میں آتی ہے، کیونکہ پہلی صورت میں گریچویٹی یا پنشن ملازم کا ایسا حق بن چکی تھی جس کا ملازم زندگی میں لازمی طور پر مطالبہ کرسکتا تھا، لھذا اس صورت میں ملازم کے مرنے کے بعد گریچویٹی یا پنشن کی جو رقم ادارہ کی طرف سے ملے گی، وہ قابل وراثت ترکہ میں شامل ہوگی، اور مرحوم کے تمام ورثاء میں حسب اصول میراث شرعی تقسیم ہوگی اور گریچویٹی یا پنشن کی دوسری صورت قابل وراثت ترکہ میں شامل نہیں، کیونکہ اس وقت یعنی بوقت وفات یہ رقم نہ اس کی ملکیت میں تھی، اور نہ ہی وہ اس صورت میں اس کا ایسا حق بن چکی تھی جس کا وہ اپنی زندگی میں لازما مطالبہ کرسکتا ہو، لھذا اس صورت میں یہ رقم قابل وراثت ترکہ میں شامل نہیں ہوگی، اور اس میں میراث جاری نہیں ہوگی، بلکہ ادارہ یا حکومت جس کو یہ رقم دے گی، وہی اس کا مالک ہوگا (عدالتی فیصلے ۲۱۶، ۲۱۷)، اب اس کی دو صورتیں ہیں:

الف:۔۔۔۔حکومت اگر یہ رقم ایک شخص کو دیتی ہے، تو تنہا وہی اس کا مالک ہوگا، دوسرے اس کے ساتھ اس میں شریک نہیں ہونگے۔

ب۔۔۔۔۔اور اگر حکومت یا ادارہ سب وارثوں کے واسطے دے، تو سب وارث اس کو آپس میں تقسیم کریں گے۔

پھر اس دوسری صورت (ب) میں یہ رقم ہر وارث کو اس کے حصہ میراث کے بقدر ملے گی، چنانچہ ذیل میں ''احکام میت'' کی عبارت اور متعلقہ حاشیہ کو ملاحظہ فرمائیں:

> ''پنشن جب تک وصول نہ ہو جائے، ملک میں داخل نہیں ہوتی، لھذا میت کی پنشن کی جتنی رقم اس کی موت کے بعد وصول ہو، وہ ترکہ میں شمار نہ ہوگی، کیونکہ ترکہ وہ ہوتا ہے، جو میت کے انتقال کے وقت اس کی ملکیت میں ہو، اور یہ رقم اس کی وفات کے وقت اس کی ملکیت میں نہیں آئی تھی، لھذا ترکہ میں جو چار حقوق واجب ہوتے ہیں، وہ اس رقم میں واجب نہ ہوں گے، اور میراث بھی اس میں جاری نہ ہوگی، البتہ حکومت (یا وہ کمپنی جس سے پنشن ملی ہے) جس کو یہ رقم دے گی، وہی اس کا مالک ہو جائے گا، کیونکہ یہ ایک قسم کا انعام ہے تنخواہ یا اجرت نہیں، پس اگر حکومت یا کمپنی یہ رقم میت کے کسی ایک رشتہ دار کی ملکیت کردے، تو وہی اس کا تنہا مالک ہوگا، اور اگر سب وارثوں کے واسطہ دے

فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام وپتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان

تو سب وارث آپس میں تقسیم کرلیں گے۔"

احکام میت کے اس مسئلہ کا تعلق دوسری صورت سے ہے۔

فی الحاشیة علیه للشیخ المفتی محمد رفیع العثمانی حفظه الله تعالی: اقول : الظاهر انه یقسم علی قدر سهامهم فی الارث وان لم یکن المال موروثا من المیت لما فی الدرالمختار: "ان اوصی لورثة فلان فهو للذکر مثل حظ الانثیین لانه (الموصی) اعتبر الوراثة اه (احکام میت ۱۵۳ و ۱۵۴)

مذکورہ بالا ساری بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ میراث کے باب میں یکمشت ملنے والی رقم یا ماہ بماہ ملنے والی رقم میں میراث کے سلسلہ میں کوئی فرق نہیں، بلکہ اس میں وہی تفصیل ہے جو اوپر ذکر ہوئی لھذا ہمارا سابقہ فتوی درست نہیں، ہم اس میں ذکر کردہ تفصیل سے رجوع کرتے ہیں۔

اب ذیل میں وہ عبارات ملاحظہ فرمائیں، جو گریجویٹی اور پنشن کی حقیقت سے متعلق ہیں:

1.It is clearly a gift or a concession given by the Government in order to maintain the widow or other members of the family of the deceased who on account of dependence upon him for their living would be hard hit by his death. It is not the right of the deceased . It is not , therefore heritable. (P.L.D .FSC150,1981)

2.Gratuity is defined in Black's Law Dictionary.It means "Something given freely or without recompense;a gift.Something voluntarly on return for a favour of especially a service hence,abounty , given a tip , a bribe. "

In the new Oxford Dictionary, Vol.1, it is stated to mean :-

"Money present, in addition to payment due, given in recognition of services, tip;bounty given to soldiers on discarge, retirement etc. "

3.Gratuity and Pension if we go to by dictionray meaning , then of course gratuity appears to be a payment in the nature of gift , or reward paid to the employee by his employers in appriciation of his long and meritorious service, but in view of the modern nature of fair indestrial relations a claim for gratuity is a statutary right , it is to be paid in view of the service rendered in past. Although gratuity is priodically as long as pensioner is alive. However , the quantum of gratuity like pension bear relation to length of service of the pensioner and emolements drawn by him while in service.The difference is that while gratuity is paid only once on retirement, pension is payable periodically during the life time of retiredemployee.(Procedure and Law of gratuity P.6)

(4) Retirement benefit paid regularly (normally, monthly)with the amount of such based generally on length of employment and amount of wages or salary of pensioner.(Black,s Law Dictionary p.1021) .

(5)In the case of death of a civil servant while in service, gratuity in lieu of one- fourth of gross pension will be allowed at existinng rate .In addition family pension shall be admissible of 10 years at 50 per cent of the gross pension. In the case of death within 10 years of retirement , family pension shall be admissible for unexpired portion at 50 per cent of his pension.(The Sindh Liberalized Pension Rules, 1977.P.2)

(6)Pension is calculated at the rate of 70 per cent of average

عنوان	تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاوی	فتوی نمبر مع رجسٹر نمبر

emolements on completion of 30 years but not less than 10 years, that pension is calculated at the percentage applicable according to length of service.

(The Liberalized Pension Rules 1977.P.15)

7.In P.L.D 1979Lah.34 however gratuity being the property fo the deceased at the time of death was held to be hiritable;but this principle will not apply to Death Gratuity payable to Members of the Defence, Services, which has a special significanc. (P.L.D.FSC1501981)

واللہ تعالی اعلم

عصمت اللہ عصمہ اللہ

دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴

۱۴۲۲.۵.۱۲ھ

الجواب صحیح

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۱۸-۵-۱۴۲۲ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ

۱۸-۵-۱۴۲۲ھ

الجواب صحیح

عبدالرؤف

دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴

۲۴-۵-۱۴۲۲ھ

الجواب صحیح

محمد عبداللہ

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

۲۲-۵-۱۴۲۲ھ

الجواب صحیح

عبدالمنان عفی عنہ